يرغب عيسى عليه السلام واصحابه الى الارض فلا يجدون فى الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبى الله عيسى عليه السلام واصحابه الحديث (صحيح مسلم ص)

سری (کھانے کے لئے) سو دینار سے اونکو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسے اور آپکے ساتھ والے خدا کی جناب مین رغبت (دعا) کرینگے تو خدا انکو یاجوج ماجوج کی گردنون مین پھوڑا پیدا کردیگا پھر وہ سب کے سب ایسے مرجائینگے جیسے ایک جان مرتی ہے پھر خدا کے نبی عیسے پہاڑ سے اوترآئینگے اور اپنے ساتھ والون کو بلائینگے تو زمین پر بالشت بھر ایسی جگہ نہ پائینگے جو اون کی نعشون اور بدبوؤن سے بھری نہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسے علیہ السلام اور اونکے ساتھ والے خدا سے دعا مانگینگے۔ یہ الفاظ بھی صاف شاہد و ناطق ہین کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث مین ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسے یا مثالی مسیح [illegible] ابو داؤد مین [illegible] آنے والے مسیح کا [illegible] ہوا ہے تو اوسمین

عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال ليس بينى وبينه (يعنى عيسى عليه السلام) نبى وانه نازل۔ (ابو داؤد ص ۲۳۸)

بھی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اوسکے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ مین اور اسمین (یعنے عیسے علیہ السلام مین) کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور وہ اُترنے والے ہین۔

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات کتب حدیث مین اور بہت ہین جنمین گروہ قادیانی کی سایق تاویلات کا دخل نہین ہے۔ ہان ان احادیث کو آپ برملا موضوع قرار دین یا اوسمین یہ نئی تاویل کرین کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے۔ تو اس سے

قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بہی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہو کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو آنحضرت اسکی نفی نکرتے اور نفرماتے کہ میرے اور اسکے مابین کوئی نبی نہین - کیونکہ محدث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنیوالے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہین -

لیلۃ القدر اور سجود آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے مین جو اقوال علماء اسلام ہین اونکی نقل کی اس مقام مین ضرورت نہین ہے وہ تمام لوگون مین معروف و مشہور ہین -

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج مین قادیانی اور اوسکے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام مین جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہین اونکے وہی معنے مراد ہوتا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہین قادیانی نے جو اس تاویل و تحریف کو تجدید دین و تغیر شریعت قرار دیا ہے یہ [illegible] الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہہ نہین ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کئے جائین جو نہ صحابہ کے خیال مین آئے ہون نہ تابعین کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجہ مین آتے ہون اور نہ قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون - ایسے معانی کا بیان تو احداث کہلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنے یہہ ہین کہ جو اصول و مسائل (عقائد و اعمال) ادلہ شرعیہ سے ثابت ہوئے اور قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون مگر لوگون کی غفلت یا ناواقفی سے متروک و مہجور ہو گئے ہون اون کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جاوے اسپر دلیل یہہ ہے کہ تجدید دین کا حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونون کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اوسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس مین احداث نپایا جاوے - اور قادیانی کا یہہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہین ہو سکتی یہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے - تجدید احیاء و ترویج اصول و مسائل اسلام کا نام ہے تو ظاہری علوم

اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اوسکے اتباع نے جو آنیوالے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہین جو انکے زعم مین حضرت مسیح علیہ السلام مین نہین پائی جاتین صرف قادیانی مین پائی جاتی ہین انکے بیان مین اونہون نے کذب وتدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے آنیوالے مسیح کی نسبت یہ کہین بیان تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا۔ اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جنمین قادیانی صاحب ہین) **فارسی الاصل** ہین ایسا ہی کسی حدیث مین یہہ تصریح نہین ہے کہ آنیوالا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اوسکے حواریون کی سنگھڑت ہے جسکو اونہون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک سوال وجواب وضع کرکے اس سے نکالا ہے جسکا بیان [illegible] سوال [illegible] کافی ہو چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو متعدد حدیثون مین آنیوالے مسیح کو نبی قرار دیا ہے چنانچہ بقت ۶ وہ ۱۶۵ منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے **بالونکا سید ھا** ہونا اور رنگ کا **گندم گون** ہونا جو انہون نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم مین پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح بن مریم کا یہی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری مین ص ۴۸۹ ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مین نے (خواب مین) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے۔ ہان مجاہد کی حدیث مین حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی بخاری مین مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے

وارانی اللیل عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل آدم کاحسن ماتری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر راسہ ماءا واضعا یدیہ علی منکبی رجلین وھو یطوف بالبیت فقلت من ھذا

فقالوا ھذا المسیح بن مریم۔ صحیح بخاری

حضرت عیسے کو سرخ رنگ و جعد دیکھا

اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اوسکے حواریون نے یہ افترا کیا ہے کہ عیسے یا مسیح بن مریم دو ہین ایک حضرت عیسے بنی اسرائیلی جنکو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنیوالا عیسے یا مسیح بن مریم جسکو گندم رنگ اور سیدہے بالون والا کہا گیا ہی اور وہ آپ (قادیانی) ہین مگر یہ نسوچا کہ یہہ لفظی اختلاف یون رفع ہو سکتا ہے اور علماء اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسے گندم رنگ و سیدہے بال والے تہے ایک روایت مین جو اونکو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اوس سے یہ مراد ہے کہ اونکا گندمی رنگ مائل بسرخی تھا اور جعودت آپکی جسم مین تھی نہ بالون مین حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین فرمایا ہے کہ سالم کی روایت

ووقع فی روایۃ سالم الآتیۃ فی نعت عیسے انہ ادم سبط الشعر وفی الحدیث الذی قبلہ فی نعت عیسی انہ جعد والجعد ضد السبط فیمکن ان یجمع بینہما بانہ سبط الشعر ووصفہ بالجعودۃ فی جسمہ لا فی شعرہ والمراد بذلک اجتماعہ واکتنازہ وھذا الاختلاف نظیر الاختلاف فی کونہ ادم او احمر والاحمر عند العرب الشدید البیاض مع الحمرۃ والادم الاسمر ویمکن الجمع بین الوصفین بانہ احمر لونہ بسبب کالتعب وھو فی الاصل اسمر وقد وافق ابو ھریرۃ علی ان عیسے احمر الخ

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو سیدہے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث مین آیا ہے کہ وہ جعد تہی جو اوسکی ضد ہے مگر ان دونون روایتون مین یون موافقت ہو سکتی ہے۔ کہ آپ کے بال تو سیدہے تھے مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپکا بدن جعد یعنے کسا ہوا اور مضبوط تہا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپکی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تہے یا سرخ رنگ جس سے یہہ مراد ہو سکتی ہے کہ وہ تہے تو

گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

عبدالرحمٰن بن آدم کی روایت مین ہے کہ انکے رنگ مین سرخی و سفیدی دونو موجود تھین۔ کرمانی نے شرح بخاری مین کہا ہے کہ حضرت عیسے کو سرخ و گندم رنگ کہنا یون جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گونی تھے۔

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسی کی نعت مین دو متضاد صفتون جسیم اور خفیف کا ورود ہے جسکو باہم یون متوافق کیا گیا ہے کہ وہ بلحاظ طول [illegible] جسیم [illegible] وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے۔ اس اختلاف سے کوئی یہ نہین نکالتا کہ حضرت موسے دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اسکی دوسری نظیر خود آنحضرت صلعم کی نعت و حلیہ مین یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث مین آپکو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے چنانچہ بخاری مین بصفحہ ۱۳۳ آنحضرت کی نعت مین ابوطالب کا شعر منقول ہے جسمین آپکو ابیض کہا گیا ہے۔ اور شمائل ترمذی مین ہے کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے

فی رواية عبد الرحمن بن آدم عن ابی هريرة في نعت عيسى انه مربوع الى الحمرة والبياض

(فتح الباری صفحہ ۳۵۰ ج ۶)

فيجوز ان يأول ويجمع بينهما بانه ليس احمر صرفا بل هو مائل الى الادمة

(حاشیہ بخاری صفحہ ۴۸۹)

لا مانع ان يكون مع كونه خفيف اللحم جسيما بالنسبة لطوله ولو كان غير طويل [illegible] بجسمه ولو كان جسيما [illegible]

(فتح الباری صفحہ ۳۵۰ ج ۶)

وابيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للارامل (بخاری ۱۳۶)

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض كانما صيغ من فضة كان رسول الله صلعم ربعة اسمر اللون (شمائل ترمذی)

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مربوعا۔ (شمائل ترمذی صفحہ ۲)

لم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان رجلا جعدا (شمائل صفحہ ۲)

بنائے گئے۔ اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ آپ گندم رنگ تھے (چنانچہ شمائل ترمذی مین موجود ہے۔ اس خلاف کو یون ہی متوافق کہا گیا ہے کہ آپ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہوگئی تھی چنانچہ اور روایت مین صریح آچکا ہے۔ ایسا ہی آپ کے بالون کو سیدھا بھی کہا گیا ہے چنانچہ شمائل مین ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جسکو یون ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ اون مین کسیقدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور موئے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہین نکالا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو تھے ایک گورے رنگت کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسیقدر شکندار بال والے [illegible] لفظی اختلاف سے حضرت مسیح [illegible] ہو سکتے ہین

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گون ہونے سے کوئی شخص مسیح نہین ہو جاتا تا وقتیکہ بقیہ صفات مسیح اوسمین نہ ہون گندم گون ہزارون مسلمان بلکہ مذہب غیر کے اشخاص موجود ہین پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہین ہرگز نہین اتباع قادیانی سے کوئی شخص منصف و طالب حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اوسکو دجال سمجھے اور اسکے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیانی کی تجویز پاک تثلیث نصف عیسائیت ہے عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندۂ محبوب کی محبت (ماں) اور ان دونون سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین اب لوگون کو عیسائی بنانے مین صرف

ایک نیچ کی کسر رکھی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دین اور ان تینون کو ایک خدا کہدین جیسا کہ عیسائی کہتے ہین ۔ یہ بات آپ اسوقت نہین کہتے تو سال آیندہ کہین گے اور لوگون کو پورا عیسائی بنائینگے۔ آپکا یہ ارادہ نہوتا تو حرف تثلیث آپکی تحریر مین نہ آتا اور نہ اسکو پاک کہا جاتا۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہی

نحن ابناء اللہ واحباءہ

بیئبل سے ثابت ہے کہ عیسائیون نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے ومطیع بندونکو ابن اللہ کہا ہے ۔ اور قرآن مین اونکے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اوسکے پیارے ہین۔ نیز اسکی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگون کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن واسلام آیا اور اس محاورہ کو اوٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے [illegible] کے طور پر بھی انہوں خدا تعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانون مین قائم کرنا چاہتے ہین۔ اور مسلمانون کو عیسائی بنانے کے فکر مین ہین۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اور قادیانیکا محدث ہونیکا دعوے کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختم نبوت کو نبوت کلی وتشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن وحدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہین قرآن مجید کی آیۃ "وخاتم النبیین" اپنے اطلاق وعموم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مطلق نبوت کو ختم کرتے اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نہو گا جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے گا اور آنحضرت صلعم نے اپنے اس کلام کے اطلاق وعموم کے ساتھ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے ۔ اور خصوصیت کے ساتھ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروق کا نبی

نہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث مین آپنے فرمایا ہے چنانچہ **صحیح بخاری** مین آیا ہے کہ بنی

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری صــ ۴۹۱) ۔

اسرائیل کی سرداری انبیا کرتے جب کوئی نبی اونمین فوت ہوجاتا تو اوسکا جانشین بہی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا صرف خلفا ہونگے۔

ابو داؤد کی حدیث مین آپسے منقول ہے کہ میری امت مین تیس ۳۰ شخص ایسے جھوٹے ہونگے جو نبوت کا دعوی کرینگے حالانکہ مین نبیونکا خاتم ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا ہان میری امت مین ایک جماعت حق پر قائم رہیگی جنکو اونکا مخالف ضرر نہ پہنچا سکیگا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہین سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ان ارشادات نبویہ سے جملہ لا نبی بعدی مین لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا کوئی نہوگا جسپر لفظ نبی بولا جاسکے اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپکے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین آیا ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدثون فان یک فی امتی احد فانه عمر۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احد فعمر قال ابن عباس من نبی ولا محدث۔ (بخاری صــ ۵۲۱)

کہ تمسے پہلے امتونمین مُحَدَّث ہوتے تھے اس امت مین مُحَدَّث ہے تو وہ عمر فاروق ہے یہ بھی آپسے ان کتابون مین منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہوتے اور وہ خدا سے پاتا کہ بہی ہمکلام (مخاطب) ہوتے میری امت مین ایسا کوئی ہے تو عمر ہے۔

ابن عباس کی روایت مین آیۂ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ مین لفظ نبی کے بعد یہ لفظ وَلَا مُحَدَّث بھی پڑہا گیا ہے۔ اور صحیح مسلم مین لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔ یہ اقوال نبوی صاف و صریح ناطق ہین کہ پہلی امتون کے محدث باوجودیکہ وہ خدای تعالےٰ یا ملائکہ کے ہم کلام و مخاطب ہوتی تھی نبی نہ کہلاتی تھے اخاص محدث امت محمدیہ حضرت فاروق کا نبی نہونا آپکی کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت مین آیا ہے کہ میرے بعد کوئی

> لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب
> (ترمذی صـ۲۳)

نبی ہوتا تو حضرت فاروق ہوتے جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمر نبی نہین تھے اور آپ لفظ کا اطلاق اونپر نہین ہوسکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا مین اونکا محدث ہونا بیان ہوچکا ہے اور جبکہ آیۂ قرآن کے عموم و اطلاق سے اور ارشادات نبویہ کے عموم و خصوص دونون سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا شخص نہین جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہوسکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن و حدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کردیا ہے۔ تو پہر قادیانی کا یہ دعوی کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے وبناءً علیہ وہ خود ایک قسم کا نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہین توکیا ہے۔ **قادیانی** کا ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپکو محدث قرار دیکر اپنے لئے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپکو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جو نئی شریعت نہ لاتی بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتی اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے یہی امر اسکے قصیدہ الہامیہ کے اشعار ذیل سے جو ازالہ کے صـ۱۶۲ وغیرہ مین منقول ہین سمجھہ مین آتا ہے۔ ~~

علم ست زاسمان بزمین مے رسانمش ✤ گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم
من می زیم بوحی خدای کہ با منست ✤ پیغام اوست چون نفس روح پرورم
من نیستم رسول و نہ آوردہ ام کتاب ✤ ہان ملہم ہستم و ز خداوند منذرم

یہ **ابیات** صاف پکار رہے ہیں کہ آپ نبی ہیں صاحب وحی ہیں مستند ہیں پیغمبر ہیں[1] سب کچھ ہیں صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہیں لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کیطرح پہلی کتاب کے تابع ہیں اور اس میں عموم وخصوص نصوص قرانیہ ونبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعوی نبوت وتکذیب نصوص قادیانی کے دجال وکذاب ہونے پر بڑی روشن وقوی دلیل ہے۔

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **دجال فرمایا ہے** چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد میں صاف تصریح ہے۔ اور **صحیح بخاری وصحیح مسلم** میں ابوہریرہ رضہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت نہوگی جب تک [illegible] دجال کذاب پیدا نہ ہونگے جو دعوی کرینگے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں

لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ (بخاری صفحہ [illegible] مسلم صفحہ [illegible] جلد ۲)

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسے دجال کذاب پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتیں سنائینگے جنکو تمنے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ آپ لئے بچتے رہنا وہ تمکو گمراہ نہ کریں اور کسی بلا میں نہ ڈالدین۔

قال رسول اللہ صلعم یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم - (مسلم صفحہ ۱۲)

امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** میں فرمایا ہے کہ ثعلب نے کہا جو جھوٹا

قال ثعلب کل کذاب فھو دجال وقیل الدجال المموہ یقال دجل فلان اذا اموہ ودجل الحق بباطلہ ای غطاہ - (شرح مسلم صفحہ ۱ جلد ۱)

---

[1] ہرچند ان ابیات میں آپنے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورق ازالہ اوہام پر آپنے حق میں لفظ مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپکو رسالت کا بھی دعوے ہے۔ اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکہ دہی ہے۔ اسپر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپنے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ میں اپنا رسول مبشر بزبان حضرت

قد ظهر مصداق ذلك في آخر زمن النبي صلى الله
عليه وسلم فخرج مسيلمة باليمامة والاسود العنسي
باليمن ثم خرج في خلافة ابي بكر طليحة بن خويلد
في بني اسد بن خزيمة وسجاح التميمية في بني
تميم۔ وقتل الاسود قبل ان يموت النبي صلى الله
عليه وسلم وقتل مسيلمة في خلافة ابي بكر وتاب طليحة
ومات على الاسلام على الصحيح في خلافة عمر
ونقل ان سجاح ايضا تابت واخبار هؤلاء مشهورة
عند الاخباريين ثم كان اول من خرج منهم المختار
بن ابي عبيد الثقفي غلب على الكوفة في اول خلافة ابن زبير
فاظهر محبة اهل البيت ودعا الناس الى
طلب قتلة الحسين فتبعهم فقتل كثيرا ممن
باشر ذلك او اعان عليه فاحبه الناس ثم انه
زين له الشيطان ان ادعى النبوة وزعم
ان جبرائيل ياتيه۔ فروى ابو داؤد
الطيالسي باسناد صحيح عن رفاعة بن شداد
قال كنت ابطن شئ بالمختار فدخلت عليه
يوما فقال دخلت وقد قام جبرئيل قبل من
هذا الكرسي۔ وروى يعقوب بن
سفيان باسناد حسن عن الشعبي ان الاحنف
بن قيس اراه كتاب المختار اليه يذكر

جو وہ دجال ہے بعض نے کہا ہے دجال
وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑہا دے یا حق کو
باطل سے ڈہانک دیوے ۔"

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے،

اس حدیث کا صدق آنحضرت صلعم ہی کے
آخر زمانہ مین ظاہر ہو چکا ہے یمامہ مین مسیلمہ
کذاب ایسا نکلا یمن مین اسود عنسی۔
پہر حضرت ابوبکر کی خلافت مین طلیحہ اور سجاح
نکلے۔ اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلمہ خلافت ابوبکر
مین اور طلیحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت
مین مرا اور سجاح بہی تائب ہو گئی۔ انکی حالات
اہل تاریخ جانتے ہین۔ ان سب کے بعد پہلے
مختار بن عبید نکلا اوسنے ابن زبیر کی شروع
خلافت مین کوفہ پر غلبہ پایا سو پہلے تو اوسنے
محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اوس کی
طرف لوگون کو بلایا پہر یہ دعویٰ کیا کہ
میرے پاس جبرئیل آتے ہین چنانچہ ابو داؤد
طیالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ مین
ایک دن مختار کے پاس گیا تو وہ بولا کہ ابہی
اس کرسی سے جبرئیل اوٹھکر گئے ہین۔

انه نبي وروى ابو داود في السنن من طريق ابراهيم النخعي قال قلت لعبيدة بن عمرو اترى المختار منهم قال اما انه من الرؤس وقتل المختار سنة بضع وستين ومنهم الحارث الكذاب خرج في خلافة عبد الملك بن مروان فقتل وخرج في خلافة بني العباس جماعة (فتح الباری ص۵۴۳ ج ۶)

یعقوب بن سفیان نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ احنف ابن قیس نے اونکو مختار کا ایک خط دکھایا جس مین اوسنے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا ابو داؤد نے سنن مین عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا یہ مختار سنہ ۶۰ مین مارا گیا اور منجملہ اونکی حارث کذاب ہے جو خلافت عبد الملک بن مروان مین نکلا اور مارا گیا"

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدون مین بیٹھکر دعوی کیا کرتا ہے کہ جبرئیل* میرے سامنے کھڑے ہین جو کچھ وہ کہتے ہین مین بھی لوگون کو سناتا ہون

اس الزام کے جواب مین شاید قادیانی یا اوس کے حواری یہ دو عذر پیش کرین اول یہ کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہدیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوی سے محدثیت کا دعوی مراد ہے نہ حقیقۃً اور معنی نبی ہونے کا دعوی اسمین اسپر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اوسنے اپنے حق مین لفظ نبی کا اطلاق کیا اور اسمین الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقۃً نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم یہ کہ ان احادیث مین ان لوگون کو دجال وکذاب کہا گیا ہے جو نبوت

* جبرئیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپکی مراد یہ ہے کہ جبرئیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرئیل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر نزول جبرئیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہین یا شاید اپنے پاس جبرئیل کا بذات خود آنا جائز رکھتے ہون گو یہ آپکے اس اصول کے برخلاف ہو کہ جبرئیل اپنے ہیڈ کوارٹر سے جدا

(207)

خاتم النبیین کے مقابلہ مین نبوت کا دعوی کرین اور مستقل ہی کہلاوین جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع مین آیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعوے نہین کرتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے ساتھ دعوی نبوت کرتے ہین۔ لہٰذا وہ ان احادیث کے مصداق نہین ہو سکتے اور نہ دجال کذاب کہلانیکے مستحق ہین۔

ان دونو عذر سے پہلے عذر کا جواب یہہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہہ بات کہدی ہے کہ جس نبوت کا اسکو دعوی ہے اور اسکا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اسکا دوسرا نام محدثیت ہے۔ اور اسی محدثیت کے معنے سے نبوت کا وہ مدعی ہے مگر ساتھ اسکے اسنے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہین اور اسکی حقیقت کی ایسی تشریح کردی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہین ہو سکتا۔ اسکی عبارت توضیح مرام مین جو بصفحہ ۱۸ منقول ہے صاف تصریح ہے کہ محدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خداتعالے سے ہمکلام ہونیکا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اسپر کھولے جاتے ہین۔ اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیا کیطرح اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنے بجز اسکے اور کچہ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جاوین۔ الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوة۔ جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپکے نزدیک محدث کے وہی معنے اور اسکی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنے اور حقیقت ہے۔ اور محدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق و تحقق مین مساوی ہین۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص۔ اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپنے صرف لفظی نبوت کا دعوی نہین کیا اور اسمین صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہین فرمایا بلکہ آپ معنے نبوت کو اپنی ذات شریف مین

مستحق سمجھتے ہین اور حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہین ۔ اور عبارت منقولہ صفحہ ۱۷۷ مین آپکا مرسل رسول کہلوانا بھی اسکا موید ہے۔

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جسکے مدعی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہین یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ مین وارد ہے اور نہ اور کہین اسکا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال وکذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ۔ اور ابو داؤد کی حدیث مذکورہ اپنے سیاق وصراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہونگے جیسے بنی اسرائیل مین ہوتے تھے جو نئی شریعت نلاتے بلکہ پہلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت صلعم نے ایسے ہی نبیون کو ذکر فرما کر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعوی کرے اور نبی کہلائے گو دعوے استقلال نبوت نکرے بلکہ پیروی خاتم النبیین کا مدعی ہو وہ دجال وکذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق وسیاق مین بلا دلیل تخصیص کرین گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپکو مستثنے قرار دین گے تو یہ اونکے دجال ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ برین قادیانی کا یہہ دعوے **اتباع آنحضرت** صلعم اور عدم استقلال دعوی رسالت بھی **چند روز** تک ہی معلوم ہوتا ہے جب آپکا یہ دعوی نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدون مین بلا خلاف مانا گیا تو دعوی نبوت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہین ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع مین آیا تھا چنانچہ فتح الباری کی

واما الذی ید عیہ فانہ یخرج اولا فید عی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوۃ	عبارت مین گذرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع مین آیگا چنانچہ طبرانی کی روایت مین ہے

ثم يدعي الالهية كما اخرج الطبراني من طريق سليمان بن شهاب قال نزل علي عبد الله بن المعتمر وكان صحابيا فحدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الدجال ليس فيه خفاء يجيء من قبل المشرق فيدعو الى الدين فيتبع ويظهر فلا يزال حتى يقدم الكوفة فيظهر الدين ويعمل به فيتبع ويحث على ذلك ثم يدعي انه نبي فيفزع من ذلك كل ذي لب ويفارقه فيمكث بعد ذلك فيقول انا الله فتغشى عينه وتقطع اذنه ويكتب بين عينيه كافر (فتح الباری)

کہ دجال پہلے لوگون کو دین اسلام کیطرف بلائیگا جب لوگ اوس کے اس دعوی کے سبب پیرو ہو جائینگے اور کوفہ وغیرہ مین اوسکا تسلط اور تغلب ہو جائے گا تو وہ پھر دعویٰ نبوت کرے گا جس سے عقلمند لوگ گبھرا ئینگے اور اوس سے جدا ہونگے۔ پھر وہ دعوے خدائی کرے گا اوسوقت اوسکی آنکھ پر جہلی پیدا ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا۔ اور اوسکی پیشانی پر لفظ کافر لکھا جائے گا۔

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ ابتو اوسکو دعوی نبوت تبعی ہے پھر دعوے نبوت مستقلہ ہوگا پھر دعوئے الوہیت یہ گمان آپکے حق مین بلا برہان نہین ہے۔ آپکے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہین۔

زمانۂ تالیف براہین احمدیہ مین آپنے یہ دعوی کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبۂ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق مین وارد ہے حضرت مسیح اسکے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہین اور ہم (خود بدولت) روحانی اور معقولی طور پر اسکے مصداق ہین اور فرمایا تھا کہ جس غلبۂ کاملۂ دین اسلام کا اس پیشین گوئی میں وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبۂ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا مین تشریف لائینگے تب آپکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار عالم مین پھیل جائیگا (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ جلد ۴) یہ بات آپ کی مسلمانون مین

مانی گئی تو آپ اب یہہ فرما رہے ہین کہ مسیح گئے گذرے اور مر گئے۔ اب وہ
دنیا مین نہین آسکتے اور جو پیشین گوئیان مسیح کے حق مین وارد ہین وہ سب آپکے
حق مین ہین اور آپ ہی اونکے مصداق ہین۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوی
نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپسے ظہور پاوے تو کونسی تعجب کا محل ہے۔
اس دعوی نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آیندہ مین آپ کی نسبت کوئی گمان نکرے
تو وہی نبوت تبعی اور جزئی (جسکے اب آپ برملا مدعی ہین) آپکے دجال ہونیکی لئے
کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہین کہ جو شخص آنحضرت صلعم
کے بعد دعوئی نبوت کرے (محدث ہی کیون نہ کھلاتا ہو) وہ دجال وکذاب ہے
اسمین بھی کسیکو اشتباہ رہے تو اسکی فہمائش کے لئے صحیح مسلم کی دوسری
حدیث [illegible] کافی دلیل ہے اس حدیث میں آنحضرت صلعم نے صحابہ کو
مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ جو شخص اونکو ایسی باتین (یعنے دین کے متعلق) سناوے
جو اونکے بزرگون سے نہ پہونچی ہون تو وہ دجال ہے. اور یہہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول
دین اور مسائل اعتقادیہ مین ایسی باتین کھتا اور قرآن وحدیث کے ایسے معنے بیان کرتا
ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کبار کے خواب مین بھی نہ آئے تھے
اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی وغیر
تشریعی کو اپنے لئے تجویز کرنا اوسی قسم سے ہے پھر اوسکے دجال وکذاب ہونے
مین کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث مبشرات سے استدلال کیا ہے
وہ اسکے عقیدہ کا مثبت نہین ہوسکتا بلکہ اوسکی بےعلمی ونافہمی پر ایک روشن دلیل
ہے اوس حدیث مین مبشرات یعنی مومنون کے سچے خوابون کو نبوت کا ایک جزء قرار دیا ہے
نہ ایک نوع نبوت یا جزئی نبوت اور یہہ ظاہر ہے اور ادنی اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء

ہے جزئی اور کسی چیز کی جزء پر اسکے کل کا حقیقۃً اطلاق نہین ہو سکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقۃً ہوتا ہے جزئی مین کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے ایسا ہی نوع مین جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر مین جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اوسکے اجزا ہوتے ہین۔ اور یہ امور جزء مین پائے نہین جاتے نہ اسمین کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے۔ لہذا کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہین کہہ سکتا مثلاً حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہین کہہ سکتا اور نہ اوسکو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲) کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو سکنجبین نہین کہسکتا اور نہ ان اجزا کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے قادیانی نے اپنی بے علمی اور نافہمی سے اس بات کو نہیں سمجھا اور جزء نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکار نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم و حقائق کا دریائے ناپید اکنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام مین اسکے حق مین لکھ چکا ہے۔ ولا ینتہی بحرہ الذی لاساحل لہ وہ اس بات کو غور سے سمجھے۔ اور اب بھی اوسکو بے علم سمجھکر اوسکی اتباع سے ہاتھ اوٹھاوے ورنہ تھوڑے دنونکے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اوسکی اتباع سے دست بردار ہو جائیگا۔ اِنشاء اللہ تعالےٰ۔

اور قادیانی کا حضرت عیسے مسیح کا سولی پر چڑہا یا جانا تجویز کرنا نص قرآن وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ سے انکار ہے اور اسمین آپنے نیچریون کی تقلید کی ہے جو عیسائیون کے مقلد ہین تفسیر نیچری نکالو اور اس امر کی تصدیق کرلو۔

ایساہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے بتاویل انکار کرنا قران کا انکار کرنا ہے۔اور اونکی تاویلات مین نیچریون کا اتباع ہے۔ اس بات مین قادیانی کا **قانون قدرت** سے استشہاد کرنا ہی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرتا ہے انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالے کی قدرت کا قانون نہین ہوسکتا اور اوسکی قدرت انسان کے تجربہ ومشاہدہ مین محدود نہین ہوسکتی۔ اسبات کا قادیانی خود پہلے مقر ہوچکا ہے اور اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ کے صفحہ اخیر مین اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر وبے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت وضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام سے مخالفت جو احادیث صحیحین کو [illegible] حجۃ اللہ البالغہ میں ہے

اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانہما متواتران الی مصنفیہما وانہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین ۱ہ (حجۃ اللہ البالغہ)	کہ صحیحین کی مرفوع ومتصل حدیثون کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مولفون تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثون کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اس امر پر انکا اتفاق ہی کہ جو شخص انکے شان کی توہین کرے

وہ بدعتی ہے مومنون کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا ادہی گمراہی ہے غیر نبی کا کشف والہام حجت شرعی نہیں چنانچہ شرح عقائد نسفی مین صفحہ ۲۵ ہے کہ

والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفۃ بصحۃ الشئ عند اہل الحق ـ + + + + +	الہام جسکی تفسیر یہ ہے کہ کسیکے دلمین بطور فیض کچھ القا ہو اہلحق (یعنی اہل سنت) کے نزدیک حقیقت شے کے علم ومعرفت کا

وسیلہ نہین ہے۔ ایسا ہی تلویح وغیرہ کتب اصول مین ہے۔ تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا مبطل کیونکر ہو سکتا ہے وہ خود اپنی صحت وقبولیت مین توافق قرآن وحدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نماننا ضلالت اور اہل بدعت کی علامت ہے اہل سنت مین مسلم ہے کہ حدیث قرآن کی مفسر ہے۔ اور اوس کے اجمال کی مبیّن۔

سنن دارمی کے صفحہ ۷۷ مین باب السنۃ قاضیۃ علے کتاب اللہ عقد کیا ہے اور اوسکے مین ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پھر بعینہ یہ قول امام یحیی ابن کثیر سے نقل کیا ہے۔ اور اوسکے صفحہ ۲۸ مین حضرت عمر سے نقل کیا ہے کہ لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی مجمل کی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمہارے سامنے پیش کرینگے تم اونکو احادیث نبویہ سے پکڑنا۔ کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہین۔

> عن عمر ابن الخطابؓ قال انه سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ

اور امام **شعرانی** نے منہج مین کہا ہے کہ امت محمدیہ کا اسپر اتفاق ہے سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلفہ کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

> اجمعت الامۃ علی ان السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ

اور قادیانی کا اپنے اتباع کو مدار نجات ٹھرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی **سخت گمراہی** ہے اور اسمین بھی اوسکا اپنے حق مین دربردہ نبوت کا دعوے ہے کیونکہ یہ دعویٰ صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوا خاتم سے ماموں ہین دوسرون کو ولی کیون نہون اپنی نجات وحسن خاتمہ کا یقین نہین ہے تو وہ دوسرے ونکو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہین۔

سلہ یعنے حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنیوالی ہے۔

صحیح بخاری مین اکابر صحابہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے

قال ابن ابی ملیکة ادرکت ثلثین من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم کلهم یخاف النفاق علی نفسه۔ (صحیح بخاری ص)

چنانچہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اسونے کہا مین نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنے دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق مین نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔ اور مشکوۃ مین حضرت عثمان سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ مین جاتے تو اتنا روتے کہ آپکی ڈاڑہی تر ہوجاتی اسی نظر سے علماے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہئے۔

شرح عقائد کے صفحہ ۲۳ مین ہے خدا کے مواخذہ سے بیخوف ہوجانا کفر ہے۔

والامن من الله تعالی کفر لانه لا یامن مکر الله الا القوم الخاسرون [illegible] لا یبلغ الولی درجة الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامولون من سوء الخاتمة (شرح عقائد) ورسول الله صلی الله علیه وسلم مات علی الایمان ولیس هذا فی اصل شارح تصدر لهذا المیدان لکونه ظاهرا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکره لعلوه فی هذا الشان ولعل مرام الامام علی تقدیر صحت ورود هذا لکلام انه صلی الله علیه وسلم من حیث کونه نبیا من الانبیاء وهم کلهم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتهاء نعتقد انه مات علی الایمان واما غیره من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان ولا نجزم بموتهم علی الایمان وان ظهر منهم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات

قرآن مین ارشاد ہے خدا تعالی [illegible] ہوتے ہین جو خسارہ مین ہین اور اسکے صفحہ ۲۳ مین ہے کہ ولی انبیاء کے درجہ کو نہین پہونچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے بامن ہوتے ہین۔

اور شرح فقہ اکبر مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے اس مسئلہ کا بیان ہمقام مین اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت چونکہ نبی ہین اور نبی

فان مبنی امرہ علی الایمان وھو مستور علی افراد الانسان ولھذہ کانت العشرۃ المبشرۃ وامثالھم خائفین من انقلاب حوالھم وسوء اعمالھم فی مالھم (شرح فقہ اکبر)

سب کے سب ابتداء عمر سے انتہا تک کفر سے محفوظ ہوتے ہین - لہذا ہم یقین رکھتے ہین کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہی اُنکے سوا اور ولیون کے ایمان پر خاتمہ ہونیکا ہم یقین نہین کرسکتے اگرچہ اُنسے کرامات وکمال حالات اور انواع طاعات ظاہر ہون کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ اُنکا ایمان یقیناً ثابت ہو - اور یہ ایمان لوگون پر مخفی رہتا ہے اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور اونکی امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے -

اب جب اکابر اولیا کو یہ دعوی نہین پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرہ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد واقوال کے ساتھ اوسکا ولی ہونا ممکن نہین ہے) یہ دعوی کب زیبا ہے -

اور قادیانی کا یہ کہنا اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے اس تمام صحابہ وتابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدین اور آنحضرت کے وقت سے اسوقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہین اور قیامت سے پہلے ادن کے نزول کے معتقد ہین مشرک بنانا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بہ بیان نہین ہے -

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہمنے سوال سائل کے جواب کہا اور قادیانی کے حق مین فتوی دیا ہے وہ صحیح ہے - کتاب وسنت واقوال علماء اسکی صحت پر شاہد ہین

اب مسلمانون کو چاہئے کہ ایسے دجال کذاب سے احتراز اختیار کرین اور اُس سے وہ دینی معاملات نکرین جو اہل اسلام مین باہم ہونے چاہئے نہ اسکی صحبت اختیار کرین اور نہ اوسکو ابتداءً سلام کرین اور نہ اوسکو دعوت مسنون مین بلاوین اور نہ اوسکی دعوت قبول کرین اور نہ اوسکے پیچھے اقتدا کرین - اور نہ اوسکی نماز جنازہ پڑہین اگر انہین اعتقادات واقوال پر پھر رحلت کرے - واللہ الموفق للعمل والقبول -

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

حسبنا الله بس حفیظ الله

تصدیق علمائے دہلی و اگرہ و بمبئی و حیدرآباد و بنگال وغیرہ بلاد

اسمین شک نہین کہ قادیانی کجرو۔ بلید نے بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات مین حماقت

لا ریب في ان القادیاني الغبي الغوي ابتدع بدعة ضلالة وابرز في تحریراته سفاهة وجهالة وزاد في قلبه وعقیدته مرضا وضلالة قد حرّف عن مواضع الكلم والنصوص وانكر ما هو من ضروریات الدین فهو وامثاله من سرقة الدین واللصوص اني لا شك ان هذا من الدجالین الكذابین والشیاطین الملاعین تاب الله علیه او ابتلاه بالعذاب المهین آمین یارب العالمین

ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد مین بیماری بڑہائی ہے کلمات شارع اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان باتونکا جو دین سے بداہتا ثابت ہین انکار کیا ہے۔ وہ اور اوس جیسے لوگ دین کے چور ہین اور وہ دجالین کذابین اور ملعون شیاطین سے ہین۔ خدا اوسکو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب مین مبتلا کرے۔

محمد عبد الجبار عمرپوری مدرس اگرہ

اسمین شک نہین کہ جو شخص ان باتون پر اعتقاد رکھے جو فتوے

لا شك في ان من اعتقد ما بین في جواب المجیبین الذین صرحوا مطالب ذلك المعتقد فهو ملحد لان ذلك المعتقد منكر اكثر ظواهر الشرع وحكم مثل المنكر مما لا یخفی +

مین مذکور ہین۔ وہ ملحد ہے۔ کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر ہے۔ اور اوس کا حکم مخفی نہین ہے۔

کتبہ محمد حسن دہلوی کلکٹر [illegible] دکن

۱؎ یہ حضرت شیخ الکل کا قلم خود دستخط ہے۔

طریقتہ ہذا الدجال طریقۃ ضالۃ یشہد علی ردہا النصوص وقد صاب من اجاب عفی اللہ عنہ

اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اوسکا النصوص کو رد کرتا اسپر گواہ ہے اس کے حق مین جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔

اسحاق بن عبد الرحمن عو

الجواب صحیح۔ ترجمہ جواب صحیح ہے۔

محمد بن حسن بن احمد عربی

کل الجواب صحیح لا ریب فیہ ومن انکرہ فہو ملحد زندیق

جواب سب کا سب صحیح ہے اسمین کوئی شک نہین جو اسکے مضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا مرتد ہے۔

[illegible]

الحق لا یتجاوز عما فی ہذہ الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال

حق اس بیان سے تجاوز نہین جو ان اوراق مین ہے پھر حق چھوڑ کر بجز باطل کیا ہوگا۔

محمد سید ابو الحسن ۱۳۰۵

محمد سید عبد السلام

ہذا حکم صحیح لا ریب فیہ

اس فتوے کا حکم صحیح ہے۔ اسمین کوئی شک نہین

سید حامد شاہپوری

من اعتقد ما فی السؤال لا ریب فیہ انہ مضل وضال وکذاب مفسد دجال لیس فی ردتہ وزندقتہ وکفرہ مقال قاتلہ اللہ المتعال۔

جسکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین مندرج ہے اسکی نسبت کوئی شک نہین ہے کہ وہ خود گمراہ ہے اوروں کو گمراہ کرنیوالا۔ کذاب ہے دین مین فساد ڈالنیوالا اسکے چھپے مرتد ہونے اور کفر مین کوئی گفتگو نہین۔ خدا اوسکو ہلاک کرے۔

حررہ الراجی رحمۃ اللہ ابو عبد اللہ محمد فقیر اللہ الکتھوی الشاہپوری

اقول بتوفیق الله الوهاب انه لا ریب فی صحة هذا الجواب وانه لا تشك فی کفر هذا الکذاب
مین خداوہاب کی توفیق سے کہتا ہون کہ اس جواب کی صحت مین کوئی شک نہین اور نہ اس کذاب قادیانی کے کفر مین شک ہے۔

محمد یوسف

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہون اوسکے کفر مین کچھ شبہ نہین فقط ۱۲

قادر علی عفی عنہ

حضرت اوستاذنا وشیخنا وشیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام الله برکاته نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔

محمد حسین بٹالوی

جواب صحیح اور درست ہے۔

عبد الکریم

محمد کرامة الله — محمد ابو الحسنات یحیی — محمد الطاف حسین عفی عنه — محمد زکریا عفی عنه — ابو الفضل محمد عبد الرحمن

ابو الفضل محمد نصیر الله — ابو عبد الله محمد عبد العزیز — محمد امین بُنیا خان — خادم العلماء محمد عیسی — ابو محمد ثابت علی

افاد المجیب واجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگون کو فائدہ پہنچایا۔ اور جواب کھرا دیا۔

ابو اسمعیل یوسف خانپوری

اصاب المجیب۔ جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔

محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔

محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گذر چکی تھی فی الحال یہہ سوال وجواب سنا گیا

بے شک مرزا قادیان اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال دجالون مخبر عنہا سے ہے اور پیرو اوسکے گمراہ ہین فقط

فقیر مسعود دھلوی

الجواب صحیح۔ یہ جواب صحیح ہے۔

حبیب احمد

من اعتقد ما فی السوال لاشک انہ الدجال۔ جبکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین ہے۔ وہ بلا شک دجال ہے۔

فتح محمد تحیوری مدرس دھلی

ومن کان اعتقادہ مخالفا لاہل السنۃ والجماعۃ فہو بلا ریب خارج عنہم ومن کان اعتقادہ کما ہو ھذا السول مرقوم فہو قطعا زندیق و مرتد۔

جس شخص کا اعتقاد اہل سنت وجماعت سے خارج ہو وہ بلا ریب انکی جماعت سے خارج ہے اور خاصکر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین مرقوم ہے وہ قطعاً چھپا کافر و مرتد ہے۔

محمد امان اللہ

انکان کذا فکذا۔ اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال مین ہے تو اوسکا یہی حکم ہے جو جواب مین ہے کہ وہ دجال و کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے

حررہ عبد القادر

الجواب صحیح و المجیب نجیح۔ جواب صحیح ہے۔ اور مجیب ستگار۔

محمد عثمان

حقیقت مین ایسا شخص منجملہ ان دجالون کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اسکا عم دجال ہے اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اسی ملک پنجاب مین کہ جہانکا ہیولے بڑا قابل ہے لوگونکی سادہ لوحی اس بات کی مقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جاوے مذہب

بیکوک بہی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد مین جاری کیا تہا اور نبوت و ولایت مین ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بہی گہڑی جسکے سیکڑون پڑہے لکہے سادہ لوح بہی معتقد ہو گئے تہے۔ ہنود مین بہی آریہ مذہب پنجاب والون نے جلد قبول کیا۔

سب باتون سے قطع نظر کیجئے کہ اُن احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہین محض جاہلانہ جگر بندی ہے جیسا کہ دہری اور عام جہلا رکیا کرتے ہین مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لیجاوین کہ مسیح ابن مریم سے یہہ مراد اور قتل خنزیر سے یہہ الخ تو پہر میان قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جاوے جسکو نہ علم ہے نہ فضل نہ خاندان نبوت سے ہے اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اسکی مستحق ہین مگر معاذ اللہ انکو اس روٹی کمانے کے دہندے سے کیا کام خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کرکے مریدین وہان کا حلوا پوری اڑاتے ہین۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب مین موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہین کہ امروز فردا مین کوئی نبوت کا مدعی بہی کہڑا ہو جاوے گا اور اسکے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعوی کر بیٹہے گا اور قطعًا سیکڑون پنجابی سادہ لوح انکے بہی مرید ہو جاوین گے۔ معاذ اللہ اس جہل خرافات کا کیا ٹہکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے آمین

ابو محمد عبد الحق

علماء کانپور و علی گڈہ وغیرہ

جس شخص کے یہ عقائد اور مقالات ہین جو سوال مین مذکور ہوئے۔ وہ بیشک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے نعوذ باللہ من شرورہ۔

محمد لطف اللہ محمد عثمان

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکة علی وجه
جاء بها النبی صلی الله علیه وسلم وینکر نزول جبرئیل علیه السلام
ویقول ان الملائکة عبارة عن ارواح السیارات والنفوس
الفلکیة ویقول ان لیلة القدر عبارة عن زمان الظلمانی
الذی ینقطع فیه البرکات السماویة ویقول نزول عیسی
ابن مریم ورفعه الی السماء بجسده العنصری من المستحیلات
ومن الاباطیل ویقول ان المراد بختم النبوة هو ختم
تشریع جدید لا ختم مطلق النبوة ویقول ان سلسلة
مطلق النبوة جاریة غیر منقطعه بعد نبینا صلی الله علیه وسلم
الی یوم القیامة ویقول ان المسیح الموعود فی الشریعة
المحمدیة لیس هو عیسی بن مریم الذی فات بل الموعود
مثیله وهو انا الذی انزلنی الله فی القادیان وانا
الذی نطقت به السنة والقران ویقول المراد
بالدجال الذی نطقت به السنة منکری عقیدتی
ویقول ان ظواهر النصوص مصروفة عن ظواهرها
وان الله تعالی لم یزل یبین مراده بالاستعارات
والکنایات ومثل ذلک من الاباطیل الخرافات
اعاذنا الله من کل ذلک فلا شبهة عندی فی کفره
فهو کافر متعنت معاند للشریعة المحمدیة یرید
ابطالها سود الله وجهه۔

چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود
ملائکہ کا جو آنحضرت ؐ نے بیان کیا ہے منکر ہے
اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے
کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ
قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے
جسمیں برکات آسمانی منقطع ہو جاتی ہیں اور
وہ قائل ہے کہ حضرت عیسٰے کا اپنے جسم سے
آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ
قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت
کا ختم ہونا [illegible]
اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت
کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے
کہ جس کے آنیکا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا
ہے اوس سے عیسٰے ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے
بلکہ اوسکا مثیل قادیانی مراد ہے جسکو خدا نے قادیان میں
اوتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اوسکے منکر مراد ہیں
اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے
اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعارہ میں بیان کیا
کرتا ہے ایسے ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکے
ہیں۔ لہذہ میرے نزدیک اوس کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے
وہ کافر ہے بد کردار شریعت محمدیہ کا مخالف۔ اوسکو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اوسکا منہ کالا کرے۔

محمد اسمعیل

ما اتی بہ المجیب فھو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعۃ الغراء المحمدیۃ ومن جاحدھا فلا ریب فی کفرہ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا ووفقنا اجتنابہ وانا العبد الکئیب المستغفر للذنب محمد ایوب الکولوی صانہ اللہ عن الذنب الجلی والخفی۔	جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے اسمین شک نہین ہے کہ قادیانی شریعت محمدیہ کے اصول کا منکر ہے اور جو انکا منکر ہو اوس کے کفر مین کوئی شک نہین۔ای خدا تو ہمین حق کو حق کرکے دکھا اور اوسکی پیروی نصیب کر اور باطل کو باطل کر کے دکھلا اور اوس سے اجتناب کی توفیق دے

مین ہون بندہ گنہگار بخشش کا خواستگار

محمد ایوب ساکن کول

علماء بنارس و اعظم گڈہ وغیرہ

ہمنے رسالہ فتح اسلام و توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہین دیکھے اور انمین وہ مقالات اور عقائد جو فتوے مین نقل کئے ہین پائے ہماری نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل احاطہ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے

(مہر) محمد حسین حکیم محمد بنارسی

مجھکو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔

(مہر) محمد عبد الرحمن عفی عنہ

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔ + الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے

عبد المجید محمد — حیات محمد عفی عنہ

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم

فقیر عبد القادر محمد

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجکو اتفاق ہے واللہ اعلم بالصواب

عبد الغفور — ولی اللہ

بیشک ان عقائد کا معتقد دجال وکاذب ہے۔

شہید الدین احمد ابن رشید

علماء [illegible] غازی پور [illegible] اللہ انوان وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطہ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم۔

ابو الخیر محمد ضمیر الحق الآروی

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔ — جواب با صواب ہے

الف محمد حسین — محمد اسمعیل

ہمنے جہانتک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے اون اقوال کے رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔

مین اس کے ساتھ پورا متفق ہون

وصیت علی — ابو محمد ابراہیم رئیس مدرسہ احمدیہ

گر مسلمانی ہمین ست کہ مرزا دارد ٭ وای گر در پس امروز بود فردائے

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے واللہ تعالے اعلم عبد الغفار

مین نے ان اوراق کو اول سے آخر تک پڑہا اور مرزا کے عقائد ومقالات کو اوسکی اصل تصانیف مین بہی دیکھا میری رائے مین وہ ضرور ان عقائد ومقالات کی نظر سے دجال وکذاب ہے اور ہندی اسلام واہل سنت سے خارج ہے۔ کتبہ محمد عبد اللہ غازی پوری

مین بہی اس جواب کے ساتھہ پورا اتفاق ظاہر کرتا ہون۔

ابو عبد الرحمن ادریس

علماء [illegible] رحمت

الحمد للہ القاهر فوق العباد الحافظ لدینه عن شرور الكذابين من اهل الفساد هو الذی فطر الانام على فطرة الاسلام وجبلهم على الملة الحنيفية السمحة البيضاء وهو ذو الجلال والاكرام ثم ضلوا وتهودوا وتنصروا والحدوا فی اياته فبعث فيهم رسولا منهم ومعجزاته فاسس قواعد الشرع والاركان واوضح لهم سبل السلام باوضح البيان فرزقوا به السلوك على مناهج الهدايه وفازوا باتباعه معالم السعاده ثم ارتد من ارتد عن دينه وافترى على الله كذبا وكذب على رسوله فكان من الجهله حطبا فاتى الله بقوم اذلة على المومنين اعزة على الكافرين

سب تعریفون کا خدا تعالی مستحق ہے۔ جو تمام بندون پر غالب ہے۔ اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتون سے محافظ۔ وہ جسنے لوگون کو فطرت اسلام پر پیدا کیا۔ اور دین یکسو۔ آسان۔ روشن (اسلام) انکی جبلت مین رکہا۔ پہر وہ اپنی فطرت کو چہوڑ کر یہودی نصرانی اور ملحد بن گئے۔ تو خدا تعالے نے انہی مین سے ایک رسول معجزون کے ساتہ انہین بہیجا۔ اس رسول نے شرع کے قواعد۔ اور ارکان بنا دیئے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کر دیئے۔ جسکی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی

فنصروا الحق وحاربوهم وجادلوهم فكبّ
المفترون على مناخرهم خاسرين منهم الذين
حرّفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوفّق
الله من عباد الناصرين المنصورين على الحق
لتشويش مسالكهم وخرم نطاقهم فاستأصلوا
بنيانهم وما اسسوا ومحوا عن صفحات الدهر
اباطيلهم ومما تفتنوا المرتد الذي يدعي انه المسيح
الموعود نزوله ومما تقوّه من المفتريات التي يابى الله
عنها ورسوله كيف اجترى على ذلك وبوّء مقعده
من النار والنصوص في الباب واضحة ليس فيها
من الاسرار فان الاحاديث الواردة في نزول المسيح
بعضها لبعض مفسرة فقتل الانسان ما اكفره اولا
يرى ان في بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح وفي
بعضها عيسى بن مريم وفي بعضها ابن مريم فقط
وفي بعضها عيسى نبي الله وفي بعضها جملة
وامامكم منكم وقعت حالا فلو كان اطلق المسيح
على سبيل الاستعارة فلا معنى لهذه القيود
والتصريحات فيا للعجب من اجتراء شرار
الخلق الذي يضل الناس في حلية اهل الصلاح
والدلق فلله در من شمر عن ساق جده في
ابطال مزخرفاته وشد ميزره لازالة ترهاته

سو وہ سعادت کو پہنچے۔ پھر بعض لوگ دین سے
پھر گئے اور خدا پر جھوٹ باندھنے لگے۔ اور رسول خدا پر
افترا کرکے دوزخ کا ایندھن بنے۔ تو خدا نے
ایسے لوگون کو پیدا کیا جو مومنون کے آگے جھک
جانیوالے۔ اور کافرون پر غالب آنے والے تھے
وہ حق کے مددگار ہوئے۔ اور ان مرتدون مفترون
سے لڑے۔ اور جھگڑے۔ وہ مفتری اوندھے
کرکے ناک کے بل گرائے گئے۔ اور خسارہ مین
پڑے۔ انہین سے ایسے لوگ بھی ہوئے جو خدا کے
کلام کی اسکے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے
ہین۔ بعد اسکے کہ وہ کلام ان معانی مین ثابت
و متحقق ہو چکا تھا سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندون سے
ایسے لوگون کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے
حق پر مدد دیئے گئے ہین ان محرفین کی باتون کو
پراگندہ کرنے اور انکی کمر بند توڑنے کی توفیق دی
پس ان حقانیون نے انکی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی
اور صفحہ روزگار سے انکی باطل باتین مٹا دین۔
ان محرفین مین سے تم نے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونیکا
مدعی ہے نہین دیکھا اور اسکی جھوٹی باتون کو جنسے خدا
اور اسکے رسول اپنی کلام مین انکاری ہین نہین سنا
اسنے اس افترا پر کیونکر جرأت کی اور اپنے لئے آگ مین جگہ
بنائی۔ مسیح موعود کے باب مین جو نصوص اور احادیث

فانه اتی بشئ عجیب لایدرکه الا المدرب
اللبیب وجاهد مجاهدة اللسان وشوش
مسلکهم بالقلم والبیان وقعدلهم کل مرصد حتی
احجرهم وانهم عدو الله وهرب عن کل مشهد
جزاه الله عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء وفاض علیه
البرکات بکرة وعشیا وانا العبد المفتقر عبد العزیز

وارد ہین وہ تو حضرت عیسی بن مریم کے حق مین روشن
بیان ہین جنمین کوئی پوشیدگی نہین ہے۔
احادیث جو اس باب مین وارد ہین وہ ایک دوسری
کی تفسیر کر رہی ہین۔ انسان (مدعی مسیحیت) ہلاک
ہو وہ کیا نا شکر ہے (جو ان احادیث مین تحریف کرتا ہے)
وہ یہ نہین دیکھتا کہ بعض احادیث مین لفظ مسیح وارد ہے
بعض مین عیسے بن مریم۔ بعض مین ابن مریم۔ بعض مین
عیسی نبی اللہ۔ بعض مین یہ جملہ وارد ہے۔ کہ حضرت مسیح ایسے حال مین آئینگے کہ اسوقت تمہارا امام موجود ہوگا۔ سو
اگر مسیح موعود سے یہی قادیانی بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان قیدون اور بیانات احادیث کے کوئی معنی نہین ہین
اس بدترین خلائق کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقرا و اہل صلاح کا لباس پہنکر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے جو شخص اسکی طمع سازیون کے
ابطال کے [illegible] کر رہا ہے [illegible] خدا ہی کے لئے ہے وہ اسکے جواب مین ایسی عجیب بات لایا ہے کہ
اسکی [illegible] اور قلم و بیان [illegible] کو پراگندہ کرتا ہے
اور ہر ایک مجلس مین اسکے مقابلہ کے لئے جما ہوا ہے یہانتک کہ اسکو مسلمانون سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔
خدا تعالے ایسے شخص کو ہم سب مسلمانون کیطرف جزا خیر دے۔ اور صبح و شام اسپر اپنی برکات نازل کرے۔ عبد العزیز
رحیم آبادی
هکذا اقول فیه واعتقادی وبه اثق وعلیه اعتمادی۔ عبد الرحیم رحیم آبادی

علماء بھوپال و عرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت مین یہ عقائد و مقالات داخل نہین ہین مرزا قادیانی
ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجودیہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین مین
داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات مین پیروان وہم مشربون کو ذریات
دجال کہہ سکتے ہین اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً ولی اور
ملہم و محدث و مجدد نہین ہو سکتا ہے دلیل اسکی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ ہے

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم
من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم
فایاکم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواه مسلم)

کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین دجال کذاب پیدا
ہونگے جو تمکو ایسی باتین کہینگے جو نہ تمنے سنین ہونگی نہ تمہارے
بزرگون نے انسے بچے رہنا وہ تمکو گمراہ نکردین۔
اور بہکا ندین۔